بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۶ ظہور ۱۳۴۵ہش ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ ۱۶ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۸۹

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۱۵ اگست ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—• ربوہ ۱۵ اگست ۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو کل شام درد گردہ کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے آپ کی طبیعت بہت ناساز ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللھم آمین ۔

کوئٹہ — محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کوئٹہ سے کراچی تشریف لے گئے ہیں ۔ ۲۰ اگست تک آپ کا ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہوگا ۔ احباب نوٹ فرمالیں ۔

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس
احمدیہ ہال میگزین لین کراچی نمبر ۲

—• مجلس انتخاب جماعت احمدیہ لاہور نے موجودہ سہ سالہ دور کے لئے مکرم شیخ ریاض محمود صاحب کو سکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن منتخب کیا ہے اس انتخاب کو منظور کر لیا گیا ہے احباب جماعت شیخ صاحب موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں ۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

—• ۳۱ جولائی ۱۹۶۶ء کو ہمارے رواں مالی سال کے نو ماہ ختم ہو گئے تھے ۔ تمام مجالس کو ان کے بجٹ لقایا گزشتہ اور وصولی نو ماہ پر مشتمل گوشوارہ بھجوایا جا چکا ہے ۔ ہر مجلس کو اس کی روشنی میں واجب الادا رقوم کی ادائیگی کے لئے موثر کوشش کرنی چاہیئے ۔ یاد رہے کہ سالِ رواں ختم ہونے میں اب صرف اڑھائی ماہ باقی ہیں ۔ نیز اگر کسی مجلس کے ارسال کردہ نو ماہی حساب میں کوئی غلطی ہو تو فوراً مرکز میں اطلاع کریں ۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اب وہ وقت ہے کہ نیک بخت کو بھی ڈرنا چاہیئے کیونکہ خدا بے نیاز ہے

موت کو یاد رکھو، نمازوں پر پکے ہو جاؤ، تہجد پڑھو اور عورتوں کو بھی نماز کی تاکید کرو

"جب خدا نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا تو میری تائید میں زمین اور آسمان نے بھی اپنی شہادت کو ادا کر دیا یعنی زمین کی حالت بجائے خود ایسی ہو گئی کہ وہ پکار پکار کر کہہ رہی تھی کہ خدا کا مامور اور مصلح اس وقت آئے وہ ہر قسم کے فساد سے لبریز ہو گئی تھی ۔ اسلام پر خطرناک حملے شروع ہو چکے تھے ۔ آسمان نے اپنے نشانوں سے میری شہادت دی چنانچہ جس طرح پر پہلے کہا گیا تھا اسی طرح پر اپنے وقت پر کسوف و خسوف ہو گیا ۔ زمین کے دوسرے نشانات میں سے طاعون بھی ایک بڑا نشان ہے ۔ غرض جو کچھ تسلی کے لئے ضروری تھا وہ خدا نے سب پورا کر دیا ۔ اگر کسی کو خبر نہیں تو اسے چاہیئے کہ ان کتابوں کو جو ہم نے لکھی ہیں پڑھے یا سنے کہ کیونکر خدا تعالیٰ نے اپنے نشانات کو وقت پر پورا کیا ہے بغیر علم کے انسان اندھا ہوتا ہے اور جہالت ایک موت ہے ۔ پس اس نابینائی اور موت سے بچنا چاہیئے ۔ خدا تعالیٰ کے نشانات سمندر کی طرح بہہ رہے ہیں ۔ ایک زبردست اور کھلا کھلا نشان طاعون کا ہے جو خدا تعالیٰ نے طعنہ کرنے والوں اور سفیہوں کے لئے رکھا ہوا تھا وہ بھی پورا ہو گیا ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس وقت غضب میں ہے اس کی باتوں پر ہنسی کی گئی اس کے نشانوں کو ذلیل قرار دیا گیا ۔ اس لئے خدا کے قہر کے دن آ گئے ۔ اب دیکھو گے کہ وہ کیا کرے گا ۔ اب وہ وقت آیا ہے کہ یہ الہام پورا ہو رہا ہے :-

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

اس لئے اب وہ وقت ہے کہ نیک بخت کو بھی ڈرنا چاہیئے کیونکہ خدا بے نیاز ہے ۔ موت کو یاد رکھو کہ یہ دن خدا کے غضب کے ہیں ۔ نمازوں پر پکے ہو جاؤ تہجد پڑھو اور عورتوں کو بھی نماز کی تاکید کرو ۔"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۲ء)

ربوہ میں یوم آزادی پورے اہتمام سے منایا گیا

پاکستان کے استحکام کیلئے دعائیں تمام اہم عمارتوں پر دلکش چراغاں

ربوہ — کل مورخہ ۱۴ اگست کو ربوہ میں یوم آزادی کی تقریبات پورے اہتمام سے منائی گئیں ۔ کل دفاتر صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید اور جملہ دیگر ادارہ جات میں عام تعطیل رہی ۔ کل علی الصبح نماز فجر کے بعد ربوہ کی جملہ مساجد میں پاکستان کی ترقی و استحکام اور کشمیر کی آزادی کے لئے اجتماعی رنگ میں دعائیں کی گئیں ۔ سورج طلوع ہوتے پر ٹاؤن کمیٹی ربوہ اور دیگر عمارتوں پر لوائے پاکستان لہرایا گیا ۔ بہت سے لوگوں نے بھی اپنے گھروں پر پاکستان کے جھنڈے لہرائے ۔

صبح اور شام مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مختلف میچ (باقی صفحہ ۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۶۶ء

اہل کتاب کے خصائل

سورۂ جمعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

(سورۂ جمعہ ع ۶ تا ۹)

ترجمہ۔ جن لوگوں پر تورات کی اطاعت واجب کی گئی ہے۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا۔ ان کی مثال گدھے کی ہے جس نے بہت سی کتابیں اٹھائی ہوتی ہیں (مگر جانتا کچھ نہیں) اللہ (تعالیٰ) کے احکام کا انکار کرنے والی قوم کی حالت بہت بری ہوتی ہے اور اللہ (تعالیٰ) ظالم قوم کو کبھی کامیابی کا منہ نہیں دکھاتا۔ تو کہہ دے اے یہودیو! اگر تمہارا یہ دعوےٰ ہے کہ تم باقی دنیا کو چھوڑ کر اللہ کے دوست ہو اور اس کی پناہ میں ہو تو اگر تم (اس دعوے میں) سچے ہو تو موت کی تمنا کرو (یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ کرو) مگر وہ اپنے گزشتہ اعمال کی وجہ سے کبھی بھی مباہلہ کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ اور اللہ (تعالیٰ) ظالموں سے خوب واقف ہے۔ تو کہدے کہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو ایک دن یقیناً تم کو آ پکڑے گی۔ پھر تم کو پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور وہ تم کو تمہارے اعمال کی خبر دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بنی اسرائیل کا ذکر کئی ایک مقامات پر کیا ہے اور نہایت وضاحت سے ان کی اس حالت کا نقشہ بیان کیا ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہود اور نصاریٰ کی حالت تھی۔ سورۂ جمعہ میں ان کی ایک ایسی کمزوری کا ذکر فرمایا ہے۔ جو اکثر دینی جماعتوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خاص کر یہود میں وہ نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ ان کو زعم تھا کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ کی منتخب قوم ہیں۔ یہ صحیح ہے مگر جب کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آپ کی اولاد میں سے جو ظالم ہوں گے ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔ بنی اسرائیل جو بگڑتے چلے گئے تو آخر اس پستی تک پہنچ گئے کہ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ یعنی ان پر ذلت اور مسکنت کا عالم طاری کر دیا۔ بنی اسرائیل نے رفتہ رفتہ جو بد خصلتیں اختیار کر لیں۔ ان کی وضاحت بھی جا بجا قرآن کریم میں کی گئی ہے۔ اور امر یہ ہے کہ ان کے علماء دین کے ظاہر پر تو بڑی سختی سے عمل کرتے تھے مگر حقیقت میں دین سے بالکل عاری ہو چکے تھے۔ تاہم وہ اپنے دینی علم پر بڑے نازاں تھے۔ چنانچہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ یہودیوں کے عالم جو دین کے متعلق کہتے ہیں وہ تو مان لو مگر ان جیسے عمل نہ کرو۔ قرآن مجید نے مزید وضاحت کر کے بتایا ہے کہ یہودی دولت کو بہت چاہنے لگ گئے تھے۔ یہ عادت ان میں مصر میں غلامی کے زمانہ ہی میں پیدا ہو گئی تھی چنانچہ قارون جو بڑا مالدار تھا یہودی ہی تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ محکوم قوموں میں اکثر مال کی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور مال جمع کرنا ان کی فطرت میں داخل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ہندوؤں میں بھی یہ عادت بنی اسرائیل سے کچھ کم نہیں ہے۔

دوسری بڑی کمزوری ان میں یہ پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے علم پر فخر کرنے لگتے ہیں۔ اعمال تو ان کے الٰہی تعلیم کے عین متضاد ہوتے ہیں۔ مگر دینی علوم میں ماہر ہونے کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ بس علم ہی کافی ہے اس پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔ پھر وہ اس علم کی وجہ سے امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھتا ہے اور ان کی طرح کسی دوسرے کو نہیں چاہتا۔ ہر قوم کے علماء میں یہ کمزوری پیدا ہو جاتی ہے مگر چونکہ اس معاملہ میں یہودی قوم نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورہ جمعہ میں ان کی اس کمزوری کا ذکر فرمایا ہے

یہاں دینی ہفت روزہ کا ایک جائزہ موجودہ مسلمانوں کے متعلق بھی ملاحظہ ہو

"یہ حالات ایسے نہیں کہ غبی سے غبی تر آدمی ان پر غور کے بعد اس نتیجہ پر نہ پہنچے کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کے ہونے میں اس قادر مطلق کا ہاتھ کارفرما ہے جو اس پوری کائنات کا خالق و مالک بھی ہے اور مدبر و آقا بھی۔ اور اگر ہم یہ مانتے ہیں کہ اس کا کوئی قانون ہے تو پھر بلاشبہ اس کے قانون کی یہ دفعہ بھی اس کتاب برحق میں لکھی ہوئی ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ

بحر و بر میں فساد برپا ہے لوگوں کے اپنے ہی اعمال کی وجہ سے ہے۔"

"ہماری حالت قریباً وہی ہے جو دور جاہلیت کے ان مسلمانوں۔ امم سابقہ کے افراد بھی مسلمان ہی تھے۔ کی تھی جو یا تو اپنی خواہشات کو دین کا درجہ دیئے ہوئے تھے یا وہ مطلق العنان اور مذہب کے ہر تصور و پابندی سے آزاد تھے اور پھر انہوں نے خدا کے بھیجے ہوئے دین کا چہرہ مسخ کر کے نحن ابناء اللہ واحباءہ کا نعرہ بلند کر رکھا تھا۔ اگر ہم نے اس جاہلیت سے نجات پا لی ہے تو ہمیں پھر سے وہی کرنا ہو گا جو آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے اسلاف نے کیا تھا۔"

اب ذرا قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات پر پھر ایک نظر ڈالئے اور ملاحظہ کیجئے کہ کیا بقول دینی ہفت روزہ قرآن کریم کے الفاظ موجودہ مسلمان اہل علم حضرات پر بھی چسپاں نہیں ہوتے؟

معاف رکھئے یہ ہم نہیں کہہ رہے بلکہ خود دینی ہفت روزہ کے عالم و فاضل مدیر محترم فرما رہے ہیں۔ سورۂ جمعہ کی آیہ ۷ میں لفظ "ھادوا" فعل کے صیغہ میں آیا ہے۔ یعنی وہ لوگ جو یہودی بن گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہودی حقیقی نام نہیں بلکہ حقیقی نام بنی اسرائیل ہی ہے۔ مگر بعد میں شاید حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی یہودہ کے نام پر یہودی کہلانے لگے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہودی یہوہ سے بنا ہے جو عبرانی میں اللہ تعالیٰ کا نام ہے واللہ اعلم۔

بہرحال یہودیوں کے متعلق یہاں فعل کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ ہماری رائے میں یہ ہے کہ سورۂ جمعہ کی ان آیات کریمہ میں حقیقت بیانی کے ساتھ ایک عظیم پیشگوئی بھی مضمر ہے اور وہ وہی ہے جس کا ذکر دینی ہفت روزہ نے کیا ہے۔ "ھادوا" کا صیغہ سورۂ جمعہ کے علاوہ مندرجہ ذیل آیات میں بھی آیا ہے۔

نساء ۴۷ — مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

نساء ۱۶۱ — فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا

مائدہ ۴۵ — وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ

مائدہ ۷۰ — وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ

انعام ۱۴۷ — وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا

نحل ۱۱۹ — " " "

حج ۱۵ — وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ

ان تمام مقامات میں یہودیوں کے خصائل کا ذکر ہے جو انہوں نے امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ دین کے تعلق میں اختیار کر لئے ہیں۔ اس لئے ان مقامات کا تعلق بھی اس پیشگوئی کے ساتھ ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ ہمارے اس نظریہ کی تائید ان پیشگوئیوں سے

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

ترقیات کے دور میں جماعت مومنین کی عظیم ذمہ داریاں

(مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے۔ ربوہ)

روحانی سلسلوں کی عظیم الشان ترقیات اور فتوحات اپنے ساتھ بعض خطرات اور مشکلات اور جماعت مومنین کے لئے بعض عظیم ذمہ داریاں بھی لاتی ہیں۔ یہ روحانی سلسلے اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور اس کی خاص تائید و نصرت کے بغیر نہ تو ان خطرات اور مشکلات سے اپنے تئیں محفوظ رکھ سکتے ہیں اور نہ ہی ان ذمہ داریوں سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ ترقیات کے ادوار میں خدا کے فضل سے بڑی بڑی جماعتیں اور قومیں ان سلسلوں میں داخل ہونا شروع ہو جاتی ہیں ان کی تالیف قلوب ان کی صحیح رنگ میں تربیت، ان کی تنظیم اور انہیں اخلاص کے رنگ میں رنگین کرنے کا مسئلہ بہت اہم اور مشکل مسئلہ ہوتا ہے جس کے لئے بہت زیادہ توجہ بہت زیادہ محنت اور بہت زیادہ قربانی اور پھر اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کو جذب کرنے کے لئے بہت زیادہ دعاؤں اور بہت زیادہ انابت الی اللہ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ

(ا) نظام سلسلہ سے پوری طرح آگاہ نہ ہونے کی وجہ سے تالیف قلوب کے بغیر نو آمدہ احباب کو ٹھوکر لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(ب) ان کی صحیح رنگ میں تربیت کے بغیر نہ صرف یہ کہ ان کے غلط معتقدات، غلط خیالات، غلط رجحانات، اور بگڑی ہوئی عادات نئے حالات کے اقتضاء کے مطابق ڈھل نہیں پاتیں بلکہ یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ غلط اعتقادات رجحانات اور خیالات انکے دلوں میں قائم رہ کر مستقل شکل اختیار نہ کر لیں۔ اور روحانی سلسلہ کی شکل مسخ نہ ہو جائے۔ مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ اسلامی تعلیمات سے متأثر ہو کر عیسائیوں میں سے لوگ کثرت کے ساتھ جب اسلام میں داخل ہوئے تو عدم تربیت کی وجہ سے وہ اپنے بعض سابقہ معتقدات مثلاً حیات مسیحؑ اور ان کا بجسد عنصری آسمان کی طرف اٹھایا جانا وغیرہ پر بدستور قائم رہے۔ آہستہ آہستہ یہی خیالات دوسرے مسلمانوں میں بھی سرایت کرتے چلے گئے یہاں تک کہ انہی کے زیر اثر اس زمانہ کے مسلمانوں کی اکثریت نے ان غلط عقائد کو اپنا لیا۔

(ج) روحانی سلسلوں کے نظام کو مکمل طور پر اپنائے بغیر ایک انسان میں انکسار، اطاعت، دین کی خدمت اس کے لئے قربانی اور خدا کی راہ میں فدائیت و فنائیت کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا ظاہر ہے کہ جب تک ایک روحانی سلسلہ میں نئے داخل ہونے والے افراد پوری طرح منظم ہو کر اس میں ضم نہیں ہو جاتے ان کی انانیت کا قلع قمع نہیں ہو جاتا ان کے نفسوں پر موت وارد نہیں ہو جاتی اور وہ کامل اطاعت اور فنائیت کا جبہ نہیں پہن لیتے اس وقت تک وہ اس روحانی سلسلہ کے مفید وجود نہیں بن سکتے بلکہ اکثر اوقات ان کا وجود اس روحانی سلسلہ کی افادیت میں کمی اور اس کی کمزوری کا باعث بن جاتا ہے۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اپنے تئیں اسلام کے رنگ میں مکمل طور پر رنگین کر کے اور فنائیت کا جبہ پہن کر اپنا سب کچھ خدا کے لئے قربان کر دیا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام کو فتوحات نصیب ہونا شروع ہو گئیں۔ قوم کے بعد قوم اور ملک کے بعد ملک اسلام کو قبول کرتا چلا گیا مگر ان کی عدم تربیت و عدم تنظیم کی وجہ سے بعد میں مسلمان اس روحانی مقام اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو کھو بیٹھے جو ان قوموں کی آمد سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا تھا۔ یہ لوگ اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہ نہ تھے اور نہ ہی اسلام کے رنگ میں رنگین اس لئے ان میں خود سری سرکشی اور مفاد پرستی کا رنگ پیدا ہوتا گیا اور انہوں نے آپس میں لڑنا جھگڑنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے مسلمان من حیث الجماعت روحانی اور اخلاقی لحاظ سے دن بدن کمزور سے کمزور تر ہوتے چلے گئے۔

(د) اور جب تک کسی روحانی سلسلہ کی اکثریت اخلاص کے اعلیٰ معیار پر قائم نہ ہو وہ سلسلہ روحانی ترقی نہیں کر سکتا بلکہ وہ ایک مقام پر رک جاتا ہے اور جس طرح اوپر جانے والی ایک گیند جہاں رکی وہیں گری۔ یہ سلسلہ بھی انحطاط پذیر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مخلص افراد اقلیت میں ہونے کی وجہ سے اپنا اثر کھو بیٹھتے ہیں اور غیر تربیت یافتہ غیر مخلص اکثریت اپنا اثر و رسوخ قائم کرنا شروع کر دیتی ہے جس کی وجہ سے اس روحانی سلسلہ کے اخلاص اور قربانی کا سابقہ بلند معیار قائم نہیں رہتا۔

پس روحانی سلسلوں کی ترقیات اور فتوحات مومنین پر عظیم ذمہ داریاں عاید کر دیتی ہیں انہیں اپنے میں سے کمزوروں کی اصلاح نئے داخل ہونے والے افراد کی تربیت ان کی تنظیم اور ان میں اخلاص پیدا کر کے انہیں اسی مقام پر لانے کے لئے جس پر خدا کے فضل سے وہ خود قائم ہوتے ہیں انابت الی اللہ دعاؤں ذکر الٰہی اور نوافل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے کے علاوہ اپنے اموال اپنے اوقات اپنا آرام اور خدا کی دی ہوئی سب طاقتوں حتیٰ کہ اپنے نفوس تک کو قربان کر دینا پڑتا ہے ان میں ذرا سی سستی اور ذرہ بھر غفلت مہلک نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ اس لئے روحانی سلسلوں کو ترقیات اور فتوحات کے ایام میں بہت زیادہ مستعد بہت زیادہ ہوشیار اور بہت زیادہ دعاگو رہتے ہوئے ہر قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا پڑتا ہے۔

اسلام اور احمدیت کے جس دور میں سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں بے حد اہم دور ہے اور تاریخ احمدیت میں ایک موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص یہ محسوس کر رہا ہے کہ اسلام اور احمدیت کی کامیابی کے دن خدا کے فضل سے قریب ہیں مگر جس طرح دنیوی جنگوں سے قبل بہت بڑی تیاری کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح روحانی جنگوں میں فتح حاصل کرنے کے لئے بھی زیادہ تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ گولہ بارود سے نہیں بلکہ اپنی خامیوں کو دور کر کے ذکر الٰہی انابت الی اللہ دعاؤں اور نوافل کے ساتھ ساتھ تعلیمات اسلامی سے اپنے تئیں اور اپنی اولادوں کو کما حقہٗ شناسا کرنے اور انہی کے رنگ میں رنگین کرنے کمزور افراد کی صحیح تربیت اور پھر سب کے اندر ایک عظیم اور نیک روحانی تغیر اور انقلاب عظیم پیدا کرنے کی مسلسل جدّوجہد سے۔ اسلام کی خاطر اطاعت، فدائیت کے شدید جذبہ اور اس کی خاطر فنائیت کا جبہ پہن کر ہر ممکن قربانی پیش کرنے کے عزم سے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سورۃ النصر میں جہاں ایک طرف مسلمانوں کو اسلام کی فتح اور غلبہ کی نوید دیتا ہے وہاں انہیں آنے والے خطرات اور ان میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے اور ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے طریق بھی بتاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ
وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ
یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ
اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ
وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ
تَوَّابًا۔

"جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آ جائے گا اور تو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوں گے اس وقت تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بھی بیان کرنے میں مشغول ہو جائیو اور مسلمانوں کی تربیت میں جو کوتاہیاں ہوئی ہوں ان پر اس (خدا) سے پردہ ڈالنے کی دعا کیجیو وہ یقیناً اپنے بندے کی طرف رحمت کے ساتھ لوٹ کر آنے والا ہے۔"

(تفسیر صغیر)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ جماعت مسلمین کو بشارت دیتا ہے کہ اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن قریب ہیں جبکہ لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائیں گے لیکن یہ وقت ان کے لئے نازک ترین وقت ہو گا اور انہیں عظیم خطرات درپیش ہوں گے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے انہیں بے حد شدید

اور ہوشیار رہنا ہوگا۔ سست گام افراد کو تیز کرنے کے لئے نو آمدہ اصحاب کی تالیفِ قلب کے لئے انہیں اسلامی تعلیمات سے آشنا کرنے کے لئے انہیں اسلامی تعلیمات کے رنگ میں رنگین کرنے کے لئے ان کی کما حقہٗ تربیت کے لئے ان میں اخلاص اور فدائیت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ان کی تنظیم کے لئے اور انہیں خدا کی خاطر موت قبول کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے مسلمانوں کو بے انتہا مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔ کام بہت مشکل اور بہت زیادہ ہوگا اور ان کے وسائل محدود۔ ایسے وقت میں انہیں مشکلات کو دیکھ کر گھبرانا نہیں ہوگا بلکہ خدا کی طرف اور زیادہ جھکنا ہوگا۔ اور اس کی آسمانی مدد کو کھینچنے کے لئے اس کی تعریف کرتے ہوئے اور اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کی تربیت میں جو کوتاہیاں ہوئی ہوں ان پر اپنے رب سے پردہ ڈالنے کی عاجزانہ دعائیں کرنی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا گڑگڑا کر یہ عرض کرنا ہوگا کہ

ارحم الراحمین خدا ہم بے حد عاجز بے حد ناقص بے حد کمزور بے حد بے بس بے حد نالائق بے حد گنہگار اور بے حد خطا کار بندے ہیں پاک تیری ہی ذات ہے جو اپنے اندر ہر کمال اور ہر خوبی رکھتی ہے جو اپنے اندر ہر طاقت اور ہر قوت رکھتی ہے اور جو چاہتی ہے کرتی ہے۔ بس تو ہمارے گناہ معاف کر کے ہمارے دلوں کے گند دھو دے۔ انہیں ہر آلائش سے پاک کر دے۔ ان میں اپنا نور ڈال دے اور اپنے ان ناچیز بندوں کو اپنی رضا کے مطابق کام کرنے کی توفیق دے۔ خدایا! ہماری کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرما تا یہ نہ ہو کہ ہماری کمزوریوں کی وجہ سے نئے آنے والوں کو ٹھوکر لگے۔ تو محض اپنے فضل سے ہمارے سینے دھو دے اور انہیں اپنی محبت کے نور سے روشن کر دے۔ قادر و توانا خدا یہ تجھ سے کچھ بعید نہیں ہے۔ اور اے اللہ تو ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں چھپا لے اور ہمیں اپنی رحمت کے دامن میں لے لے اور ان حالات میں ایسے رنگ میں اور با احسن طریق دعاؤں انابت الی اللہ ذکرِ الٰہی اور نوافل نیز نو آمدہ اصحاب کی تالیفِ قلوب ان کی تربیت و اصلاح ان کی تنظیم اور ان کے دلوں کو تیرے نور سے منور کرنے انہیں اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کرنے انہیں تیرے دین کی خاطر اطاعت قربانی فدائیت اور فنائیت کا جذبہ پیدا کرنے کی توفیق بخش دو اور ان میں ایک عظیم انقلاب پیدا کر دے تا پھر وہ محض تیرے فضل سے اپنی نسل اور پھر اگلی نسل اور اگلی نسل کو ان نعمتوں سے مالا مال کرنے کے قابل ہوں حتیٰ کہ وہ دن آ جائے کہ کفر و الحاد کا دنیا سے نام مٹ جائے اور ساری دنیا تیرے پیارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتی ہوئی تیرے آستانہ پر سر جھکا دے۔ اے اللہ تو ہر بات پر قادر ہے ان ناچیز بندوں کی عاجزانہ دعاؤں کوشش اور اپنے دین کی خاطر ہر قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین یا رب العالمین۔

انّہٗ کان توّابًا جب اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے اپنے عجز اور بے بسی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے ہتھیار پھینک دیتے اور خدا تعالیٰ کے حضور انکسار کے ساتھ گر جاتے۔ اسی کے ہو جاتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں تو اس کی رحمت جوش میں آ جاتی ہے اور انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی آسمانی فوجوں سمیت رجوع برحمت ہو کر دنیا کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے مومنوں کی ساری مشکلات دور کر دیتا اور سب کام بنا دیتا ہے اس طرح کہ دنیا اس کی قدرت اور معجز نمائی کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔ دشمن لاؤ لشکر سمیت میدان سے بھاگ جاتا ہے اور مشرق و مغرب شمال و جنوب نشیب و فراز غرضیکہ ہر طرف اور ہر جگہ خدا کے مخلص اور محبوب بندوں کی اکثریت نظر آتی ہے۔ کفر و ضلالت کی گھٹائیں چھٹ جاتی ہیں اور ہر طرف نور ہی نور نظر آتا ہے۔

فسبّح میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ یہ نہ ہو کہ فتح اور غلبہ حاصل کرنے کے بعد تم اسے اپنی طرف منسوب کر لو اور یہ سمجھ لو کہ یہ سب کچھ تمہاری کوششوں کا نتیجہ ہے اور تمہارے دلوں میں خود پسندی اور کبر پیدا ہو جائے اور تم اپنے تئیں کچھ سمجھنا شروع کر دو تم یہ بات ہمیشہ اپنے ذہن میں مستحضر رکھو کہ تم تو وہی عاجز اور بے بس کمزور اور ناتواں بندے ہو جو سب کچھ پھینک پھانک کے خدا کے در پر عاجزانہ جھک گئے تھے۔ اور اسی سے مدد چاہی تھی۔ یہ عظیم تغیر محض اس کی قدرت نمائی سے ہوا ہے ورنہ تم ہزاروں ہزار سال بھی لگے رہتے تو اپنی کوشش اور تگ و دو اور اپنے محدود وسائل سے اس کا عشر عشیر بھی سرانجام نہ دے سکتے یہ سب کچھ محض اس کے فضل اور کرم سے ہوا ہے اس لئے اسی کی تسبیح و تحمید کرتے رہو فنائیت کی چادر اوڑھ لو اور دل میں کبھی گھمنڈ پیدا نہ ہونے دو۔

اور واستغفرہ میں یہ اشارہ ہے کہ ہر زمانہ اور ہر دور میں اپنی کمزوریوں کی پردہ پوشی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ کامیابی کا یہی طریق ہے۔ جتنی زیادہ ترقیات حاصل ہوتی جائیں اتنا ہی زیادہ اس کے حضور جھکو اور اس سے استغفار کرو کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ پردہ پوشی نہ فرمائے فلاح مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جماعت کے نوجوانوں بوڑھوں عورتوں مردوں چھوٹوں اور بڑوں کے دلوں میں ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کر دے ان کی سستی اور غفلت دور کر دے انہیں اپنی رضا کی راہ پر چلائے اور اس راہ میں سب کچھ فنا کرنے کی توفیق دے اور تائید غیبی اور آسمانی فوجوں سے اسلام اور احمدیت کی فتح کا دن قریب تر کر دے اور آنے والی ذمہ داریوں سے انہیں بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز
واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

پس یہ ایام کثرت کے ساتھ تسبیح و تحمید اور استغفار کے ہیں۔ اسلام کے غلبہ کے سلسلہ میں تمام تر ذمہ داریوں سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کی توفیق کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں کے ہیں۔ محاسبۂ نفس کے ہیں سستیاں اور غفلتیں ترک اور کمزوریاں دور کرنے کے ہیں اپنے نفوس اور اپنے اہل و عیال کی تربیت کے ہیں کثرت کے ساتھ علوم دینیہ میں مہارت پیدا کرنے اور اپنے اعمال کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کے ہیں تا ہم میں سے ہر شخص علمی اور عملی ہر دو لحاظ سے اسلام کا مبلغ ہو خلافت سے گہری وابستگی اور مرکز کی طرف پوری توجہ مرتکز رکھنے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اشارہ پر ہر چیز قربان کر دینے اور نیز اسلام کے غلبہ کے لئے ہر قسم کی قربانی پر مستعد رہنے کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جماعت کے نوجوانوں بوڑھوں عورتوں مردوں چھوٹوں اور بڑوں کے دلوں میں ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کر دے ان کی سستی اور غفلت دور کر دے انہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور اس راہ میں سب کچھ قربان کرنے کی توفیق دے اور اپنی تائید و نصرت اور آسمانی فوجوں سے اسلام اور احمدیت کی فتح کا دن قریب تر کر دے اور آنے والی ذمہ داریوں سے انہیں بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وما ذالک علی اللہ
بعزیز و اٰخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین

ہر صاحبِ استطاعت احمدی
کا فرض ہے کہ وہ اخبار
الفضل خود خرید کر پڑھے،

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے مقامی سیکرٹریان سے درخواست

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک عارضی اور ہنگامی ہے۔ تین سال کے اندر اندر مطلوبہ رقم کا جمع کرنا ازبس ضروری ہے تا اس کی آمد سے جلد ان مقاصد کی تکمیل و توسیع کے لئے جد وجہد کی جائے جن کے لئے اس فاؤنڈیشن کو جاری کیا گیا ہے۔ جب تک دن رات پوری محنت نہ کی جائے گی مطلوبہ رقم کا جمع ہونا مشکل ہوگا۔ اس نوٹ کے ذریعہ جملہ مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں فاؤنڈیشن کے وعدوں کے حصول اور وصولی کیلئے جو جد وجہد کریں اس سے اور اس کے نتیجہ سے مرکزی دفتر فاؤنڈیشن کو ہفتہ وار باقاعدگی سے اطلاع بھجوایا کریں۔ اور جن جماعتوں اور احباب نے وعدے لکھوا دئے ہیں اُن سے وصولی کے لئے مناسب انتظام فرمائیں۔

(سیکرٹری فضلِ عمرؓ فاؤنڈیشن)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

ارشاداتِ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ

"یاد رکھو! ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے۔ بہت بڑی مشکلات ہیں جنہیں مَیں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ ایک عظیم الشان جنگ ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ جو لوگ حصہ نہیں لیں گے وہ اپنے اعراض سے خدا تعالےٰ کے کام کو تو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکیں گے کیونکہ یہ کام خدا کا ہے اور اس نے بہرحال ہو کر رہنا ہے۔

"قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا"

پس یہ کام ہو کر رہے گا۔ اگر تم نہیں کروگے تو تمہارا ہمسایہ کرے گا اور اگر وہ نہیں کرے گا تو کوئی اَور کرے گا۔ بہرحال غیب سے اس کی ترقی کے سامان ہوں گے۔ پچھلا پچاس سالہ تجربہ تمہارے سامنے ہے۔ دشمن نے لاکھ رکاوٹیں ڈالیں اس نے کروڑوں حیلے کئے۔ اس نے طعنے بھی دیئے۔ اس نے گالیاں بھی دیں۔ اس نے بُرا بھلا بھی کہا۔ بڑے بڑے لوگ مخالفت کے لئے بھی اٹھے انہوں نے چاہا کہ سلسلہ کی ترقی کو روک دیں مگر خدا کا کام ہو کر رہا۔ اس نے الہام کرکے ایسے لوگ کھڑے کردئے جو اس کے دین کے انصار بنے۔ اور یقیناً اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ تم میں سے ہر شخص اپنے عمل سے ثابت کردے کہ جب امتحان کا وقت آیا تو تم نے اسلام اور احمدیت کے لئے وہ قربانی کی جس قربانی کا اسلام ہم سے مطالبہ کرتا تھا اور تم اپنے ایمان، اپنے عمل اور اپنی قربانیوں کے لحاظ سے گزشتہ جماعتوں سے پیچھے نہیں رہے بلکہ ان سے آگے بڑھے۔"

(الفضل ۱۶ر نومبر ۱۹۳۸ء)

(۲)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ فرمودہ ۳۰ر نومبر ۱۹۵۱ء میں فرمایا:-

"یہ تحریک صرف اس شخص کے لئے ہے جو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے قربانی کرنا اپنے لئے برکت اور احسان اور فضل سمجھتا ہے جو سب کچھ دینے کے باوجود یہ یقین رکھتا ہے کہ اس نے خدا اور اس کے دین پر احسان نہیں کیا بلکہ خدا نے اس پر احسان کیا ہے کہ اُس نے اُسے خدمت کی توفیق دی۔ پس ہر وہ شخص جو کہتا ہے کہ اس تحریک میں شمولیت اس کے لئے بوجھ ہے مَیں اسے کہتا ہوں کہ تم چپ رہو جب تک خدا تمہارے ایمان کو درست نہ کردے اس وقت تک تم ایک پائی بھی چندہ نہ دو اور پھر دیکھو خدا اس سلسلہ کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تقریبِ رخصتانہ اور درخواستِ دعا

... بچی امۃ القدوس جس کا نکاح ہمراہ عزیزم رشید احمد صاحب آف لندن (انگلینڈ) ابن شیخ محمد حسین صاحب آف چنیوٹ مبلغ ۵ ہزار روپیہ حق مہر پر جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ نے پڑھا تھا کی تقریب رخصتانہ ۲۷ر جولائی کو کوئٹہ میں عمل میں آئی۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور جماعتِ احمدیہ کوئٹہ کے احباب نے شرکت فرمائی اور دعا کے ساتھ بچی کو رخصت فرمایا۔

عزیزہ امۃ القدوس ہفتہ عشرہ تک کراچی سے لنڈن کے لئے روانہ ہو رہی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور تمام احمدی احباب بچی کے بخیریت لنڈن پہنچنے اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ اس کا حافظ و ناصر ہو۔

(صوبیدار محمود احمد قریشی ولد محمد شمس الدین صاحب پھاگلپوری مرحوم (قادیانی)

تقرر نائب امیر ضلع ڈیرہ غازی خان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم میاں خیر محمد صاحب آف ڈیرہ غازیخاں کو تا ۱۹۶۸ء نائب امیر ضلع ڈیرہ غازیخان منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں

(نائب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

عالمی عدالتِ انصاف اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

(نوائے وقت کے سیاسی مبصر کے قلم سے .....)

چند روز ہوتے میں نے جنوب مغربی افریقہ میں کالی نسل کے لوگوں کے خلاف جنوبی افریقہ کی سفید حکومت کے موقف کی حمایت میں انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے ایک حالیہ فیصلے کے سلسلہ میں چوہدری محمد ظفراللہ خان کی خدمت میں بعض معلومات حاصل کرنے کے لئے ایک مکتوب ارسال کیا تھا۔ دیانتداری کی بات یہ ہے کہ مجھے رسالت پر اخبارات کی رپورٹ پڑھکر سخت تعجب تھا کہ چوہدری صاحب ایک ایسے اہم موضوع پر جس کا ایشیا اور افریقہ سے اس قدر گہرا تعلق ہے کس طرح خاموش رہ سکتے ہیں۔ اس پر جب بھارتی پروپیگنڈا مشین نے چوہدری صاحب کا نام لے کر پاکستان کو بدنام کرنے کی مہم چلائی تو میرے اضطراب میں قدرتی طور پر اضافہ ہوا لیکن بعد میں آبزرور "لندن" اور "ڈان" (کراچی) میں جناب نسیم احمد صاحب کے انٹرویو کی روئداد پڑھ کر مجھے کوئی شک نہ رہا کہ بین الاقوامی عدالت نے اپنی مخصوص مصلحتوں کے ماتحت چوہدری محمد ظفراللہ خان کو بنچ پر بیٹھنے کا موقع ہی نہیں دیا۔

چوہدری صاحب نے اس سلسلہ میں لندن سے مجھے جو خط ارسال فرمایا ہے۔ اس کے بعض اقتباسات درج ذیل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں "آج سے دو سال قبل صدر عدالت نے خاکسار کو مطلع کیا کہ عدالت کی اکثریت کی رائے ہے کہ خاکسار کا اس قضیئے کے فیصلے میں حصہ لینا ناواجب ہوگا۔ خاکسار نے زبانی اور تحریری احتجاج کیا۔ خاکسار کا اندازہ ہے کہ صاحب صدر نے جو وجوہ میرے اس اجلاس میں شریک ہونے کے خلاف بیان کیں وہ ناکافی اور غیر معقول تھیں۔ زبانی بھی یہ گذارش کی گئی اور تحریر میں بھی تفصیل بیان کردی گئی۔ لیکن عدالت کی اکثریت کی رائے کا میرے پاس کوئی علاج نہیں تھا۔

(نوائے وقت

۱۱ر اگست ۱۹۶۶ء)

بقیہ صفحہ ۲

بھی ہوتی ہے جو احادیث نبوی میں موجود ہیں اور جن میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی حالت بھی ایک زمانہ میں ایسی خراب ہو جائے گی جیسی کہ یہودیوں کی ہوگئی ہے۔

جب آج وہی عالم ہے جو دینی ہفت روزہ نے بیان کیا ہے کہ

"ہماری حالت تقریباً وہی ہے جو دورِ جاہلیت کے ان مسلمانوں — امم سابقہ کے افراد بھی مسلمان ہی تھے — کی تھی ...."

تو اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں کیا کسر باقی رہ جاتی ہے۔ پھر اس کا علاج بھی وہی ہے جو دینی ہفت روزہ نے بتایا ہے کہ

"اگر ہمیں اس جاہلیت سے نجات پانا ہے تو ہمیں پھر سے وہی کرنا ہوگا جو آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے اسلاف نے کیا تھا۔"

آج سے چودہ سو سال پہلے جو ہمارے اسلاف نے کیا تھا۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی میں کیا تھا۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے کھڑا کیا تھا اور اللہ تعالےٰ نے جن کی رہنمائی فرمائی تھی۔ آج بھی ہم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رہنمائی سے وہ کچھ کر سکتے ہیں مگر جس کی عملی صورت وہی ہے جو سنت اللہ ہے کہ آپ کا کوئی خلیفہ اس کام کے لئے کھڑا ہو جس کو آپ کی نبوت کی چادر پہنائی گئی ہو ورنہ خواہشات سے تو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

تمغۂ خدمت کا اعزاز

میرے شوہر چوہدری محمد اسلم صاحب ورک اے ڈی ایم گوجرانوالہ کو پچھلے ستمبر کی جنگ میں قومی خدمات سرانجام دینے پر تمغۂ خدمت کا اعزاز ملا ہے۔ تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اس اعزاز کو ملک، قوم، جماعت اور ہمارے لئے باعث برکت بنائے۔

(صغیرہ اسلم بیگم چوہدری محمد اسلم صاحب ورک اے۔ ڈی۔ ایم گوجرانوالہ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے متعلق ضروری ہدایات

(۳)

اجتماع ناصرات الاحمدیہ ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی انشاء اللہ العزیز لجنہ اماء اللہ کے ساتھ ہوگا تقریری مقابلہ جات ہوں گے۔ بچیوں کو ابھی سے تیاری کروائی جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔

چندہ اجتماع سالانہ اجتماع کا چندہ ہر ممبر کو ادا کرنا لازمی ہے۔ امسال بھی ایک مرتبہ ۴ آنے فی ممبر کے حساب سے یہ چندہ وصول کیا جائے۔ اجتماع قریب آرہا ہے اسلئے چندہ اکٹھا کرکے دفتر میں بھجوانے کی کوشش کریں۔

چندہ ناصرات الاحمدیہ امسال ناصرات الاحمدیہ کا چندہ بہت ہی کم وصول ہوا ہے۔ تمام لجنات پوری کوشش سے چندے کی وصولی کریں تا بجٹ پورا ہو سکے۔

امسال اجتماع کے موقع پر تقریری مقابلہ ہوں گے۔ سات سال سے دس سال تک کی لڑکیاں چھوٹے گروپ میں شامل ہوں گی گیارہ سال سے پندرہ سال تک بڑے گروپ میں شامل ہوں گی۔

مقابلوں میں شمولیت کے لئے جو نام بھجوائے جائیں۔ ان میں لڑکی کی عمر بھی ساتھ درج ہونی چاہیئے۔ بڑے گروپ کے تقریری مقابلے کے لئے عنوانات درج ذیل ہیں۔

۱۔ ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی۔

۲۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۳۔ کوئی دین دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

چھوٹے گروپ کے تقریری مقابلے کے لئے مندرجہ ذیل عنوان ہونگے

۱۔ احمدی بچیوں کے فرائض

۲۔ سچائی

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

بڑے گروپ کا حفظ قرآن کا مقابلہ ہوگا۔ جس میں آخری پارہ کی سورۃ العادیہ سے سورۃ الھمزہ تک شامل ہوں گی۔

چھوٹے گروپ کے حفظ قرآن کریم کے مقابلہ میں تیسویں پارے کی آخری پانچ سورتیں شامل ہوں گی

بڑے گروپ کا تلاوت کریم کا مقابلہ آخری پارے میں سے اور چھوٹے گروپ کا دوسرے پارے میں سے ہوگا۔

تقریر کے بڑے گروپ کو پانچ منٹ اور چھوٹے گروپ کو تین منٹ دئے جائیں گے۔

تمام لجنات اپنے شہروں میں سالانہ اجتماع کروائیں۔ اور صرف اوّل دوم آنے والی لڑکی کو مرکزی اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں۔

پچاس یا پچاس سے کم کی تعداد پر ایک مقررہ بھجوا سکتی ہیں۔ اجتماع کے موقعہ پر صرف بڑے گروپ کی لڑکیوں کا عام دینی معلومات کا امتحان ہوگا۔ بچیاں اپنے ہمراہ قلم یا پنسل لے کر آئیں۔

جو لڑکیاں پہلی دس پوزیشنیں لیں گی۔ ان کا بعد میں زبانی انٹرویو لے کر ان کو ایک سال کے لئے پانچ وظائف دئے جائیں گے۔ یہ انٹرویو صدر مرکزیہ اور سیکرٹری ناصرات مرکزیہ لیں گی۔

ایک انٹرویو ان لڑکیوں کا بھی ہوگا۔ جو امتحانات اور اپنے کاموں میں بہتر رہیں گی

ناصرات کی کھیلیں

اجتماع کے موقعہ پر ناصرات الاحمدیہ کا کھیلوں کا مقابلہ بھی ہوگا۔ بڑے گروپ کے لئے کھیلیں یہ ہوں گی۔

۱۔ پیغام رسانی ۲۔ تین ٹانگوں کی دوڑ ۳۔ روکاوٹوں کی دوڑ OBSTACLES RACE

۴۔ ہنڈیا ٹوڑنا

چھوٹے گروپ کے لئے مندرجہ ذیل کھیلیں ہوں گی

۱۔ الٹی دوڑ ۲۔ پیغام رسانی ۳۔ مینڈک کی دوڑ FROG RACE

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

شکریہ احباب

(مکرم عبد الحی صاحب ابن حضرت مولوی عبد المغنی صاحب مرحوم کے)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت والد ماجد مولوی عبد المغنی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جہلم کی وفات پر عاجز بمعہ اہل و عیال کوئیٹہ میں تھا۔ (اطلاع بذریعہ تار ایک ہفتہ بعد موصول ہوئی۔) اب مورخہ ۲۳ ؍۶۶ء کو جہلم حاضر ہوا ہے۔

میں اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کی طرف سے سب سے اوّل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نہایت شکر گزار ہوں۔ حضور نے کمال شفقت اور ذرہ نوازی فرماتے ہوئے حضرت والد صاحب کو وصیت کی تحریک فرمائی اور پھر معجزانہ رنگ میں وصیت کی منظوری کا حکم صادر فرما کر حضرت والد صاحب کو قطعہ خاص میں دفن کرنے کی اجازت فرمائی۔ یہ محض حضور کی کرم فرمائی اور ذرہ نوازی ہے۔

میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ جہلم کا بھی از حد ممنون ہوں۔ جنہوں نے حضرت والد صاحب کی وصیت کی رقم کی ضمانت اپنے ذمہ لی۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو اصحاب کو اجر عظیم عطا فرمادے۔

بعد ازاں مرکزی اداروں کا بھی تہ دل سے شکر گذار ہوں جنہوں نے اپنے اپنے رنگ میں ہمارے ساتھ ہمدردانہ سلوک کا ثبوت دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

پھر عاجز ان مقامی احباب اور دوسرے احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے والد صاحب کی بیماری میں اور پھر وفات پر تجہیز و تکفین کا بندوبست فرمایا۔ اور جہلم سے ربوہ تک لے جانے کا انتظام فرمایا۔ میں اس کا بدلہ ہرگز نہیں اتار سکتا۔ ہاں دعا کرتا ہوں کہ اے مولا کریم جس طرح تیرے ان نیک بندوں نے میرے والد صاحب کی خدمت کرکے مجھے احسان مند بنایا۔ تو اپنے حضور سے ان کو بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرما۔ آمین

بالآخر ان سب احباب اور بہنوں کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنی رضا کے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں سب بزرگ بھائیوں اور بہنوں سے دعا کا خواستگار ہوں

(عبد الحی ابن حضرت مولوی عبد المغنی صاحب مرحوم و مغفور مکان نمبر 219 باغ محلہ جہلم)

نمایاں کامیابی

زراعتی کالج پشاور یونیورسٹی کے سال دوم کے طالبعلم عزیزم ناصر احمد ولد مرزا آفتاب احمد صاحب امسال ۹۰۱ نمبر حاصل کرکے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے اور یونیورسٹی میں سوم رہے۔

احباب کی خدمت میں عزیز کی آئندہ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

[illegible]

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ آجکل کئی مشکلات میں گرفتار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب مشکلات کو دور فرمائے۔ (مولوی عنایت اللہ مبشر اکال گڑھ)

۲۔ عزیزم چوہدری بشیر احمد خالد امسال ایم۔ایس۔سی فزکس کا امتحان دے رہا ہے اور نیز ان کے دوسرے بھائی نے ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز ان کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ (اہلیہ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۳۔ خاکسار کے لڑکے عزیزی عطاء الرحمٰن مبشر کو پیشانی پر آنکھ کے قریب پھوڑا نکلا ہے جسے چیرا دلوایا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے عزیز کو سخت تکلیف ہے اور بخار بھی ہے ہم گھر والے سخت پریشان ہیں۔ لہٰذا احباب سے عموماً اور صحابہ کرام سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے کہ وہ پیارا شافی خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے میرے بچہ کو جلد شفا عطا فرما دے۔ آمین (اللہ دتہ کارکن دفتر الفضل ربوہ)

۴۔ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے تقریباً کلاس احمدی طلباء نے مختلف امتحانات دئے ہوئے ہیں احباب جماعت ہم سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (بشیر احمد ماگٹ احمدیہ دارالقضا ربوہ) براستہ حافظ آباد

معاشرہ اور انسانی ہمدردی!

مذاہب عالم میں بے شمار اختلافات کے باوجود ایک قدر مشترک یہ ہے کہ تمام انسانوں کو آپس میں مل جل کر صلح اور اخوت و محبت سے رہنا چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے طبیعت کے انتشار عمل کے منفی پن سے مکمل طور پر اجتناب برتتے ہوئے دوسروں سے بھلائی اور ہمدردی کرنی چاہیئے تاکہ کسی کے جذبات و احساسات کو ضعف نہ پہنچے، کسی کی جان و مال پر خطروں کی بجلیاں نہ ٹوٹیں اور ان سے بھی بعید تر یہ کہ کسی کے جائز مفادات مجروح نہ ہوں۔ مذاہب عالم نے انسان دوستی پر زیادہ زور صرف اس لئے دیا ہے کہ اس کے بغیر معاشرہ کی صحت مندی قائم نہیں رہ سکتی۔ اور وہ سکون مہیا نہیں ہو سکتا جو انسان کو خوشی و مسرت کے مقام پر پہنچا سکتا ہے۔

اسلامی معاشرہ میں انسانیت سے والہانہ پیار پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ اور اس امر کی طرف ہمہ وقت متوجہ رہنے کی بھرپور تلقین کی گئی ہے کہ مسلمان کے ہاتھ سے کسی بھی دوسرے مسلمان کو کسی انسان کو (بچے، عورت، بوڑھے) کوئی نقصان نہ پہنچے خداوند قدوس کے پسندیدہ مذہب اسلام کے اسی خصوصی پیغام کو سامنے رکھ کر موجودہ پاکستانی معاشرہ پر نگاہ ٹھہرائی جائے تو یہ دیکھ کر انتہائی دکھ ہوتا ہے کہ لوگوں کی واضح اکثریت دوسروں کی فلاح و بہبود کے احساس کی حقیقی قائل ہے۔ ایک کو دوسرے کی کربناک موت پر دلی غم ہوتا ہے نہ کسی کی جان لیوا بیماری پر افسوس اور نہ ہی کسی کی تنگدستی، کس مپرسی اور مفلسی سے کوئی حقیقی ہمدردی۔ روزانہ اخبارات کی کم و بیش ہر اشاعت میں سفاکانہ قتل و غارتگری کی تین چار وارداتوں کی دل سوز خبریں ضرور شامل ہوتی ہیں۔

یہ سب کچھ اور صرف اس لئے رونما ہوتا ہے کہ لوگوں کو انسانیت سے انذار کا وقوف نہیں۔ ورنہ کسی کے قتل سے نہ تو قرضہ وصول ہوتا ہے، نہ بہن، بیوی اور بیٹی کی رسوائی ختم ہوتی ہے اور نہ گیا ہوا گھر پہنچتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس انجام کار اس طرح ہوتا ہے کہ روپیہ پیسہ پانی کی طرح بہہ کر ضائع ہوتا ہے۔ جسمانی اذیت کے علاوہ بیشتر حالتوں میں موت سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور رہی سہی آرزو بھی پیوند خاک ہو جاتی ہے۔ انسان دشمنی کا مظاہرہ یوں بھی ہوتا ہے کہ صنعت کاروں، بیوپاریوں اور دکانداروں کا ایک بہت ہی بھاری طبقہ اس کوشش میں مصروف رہتا ہے کہ اشیاء کے معیار کو پست کر کے اور انہیں آخری حد تک ناقص رکھ کر زیادہ سے زیادہ منافع کمائیں چنانچہ دودھ میں پانی ملایا جاتا ہے۔ آٹے میں برادے کی آمیزش کی جاتی ہے۔ گھی میں آلو ڈال کر اس کی مقدار میں اضافہ کیا جاتا ہے اور شدید گرمی ہو تو شربت میں سکرین ملا دی جاتی ہے اس طرح جو آمیزے اور مرکب بنتے ہیں ان کی قیمتوں کو آسمان تک پہنچا دیا جاتا ہے کہ عام خریدار ان تک پہنچتے پہنچتے اپنی حسرتوں کا خون کر لیتا ہے اور اس کا معیار زندگی اور پست ہو جاتا ہے۔ خریدار کی جیب تراشی کا مرض اس قدر عام ہے کہ علم و فن کے نام سے روٹی کمانے والے بیشتر ناشرین بھی اس کے منفی اثرات سے محروم نہیں۔ بلکہ حقیقت حال یہ ہے کہ ان میں دولت کو دونوں ہاتھوں سے سمیٹنے کی ہوس انتہائی زیادہ ہے۔ جس کتاب کی طباعت پر کل خرچ ڈھائی روپے کاپی ہوتا ہو اس کی بازاری قیمت ساڑھے سات یا آٹھ روپیہ سے کسی طور پر کم نہیں رکھتے۔

اشیائے خورد و نوش میں ملاوٹ کرنے والے اور کتب پر کم و بیش دو ڈھائی سو فیصد منافع بنانے والے ایک ہی قسم کے لوگ ہیں۔ اول الذکر انسانی صحت کو تباہ کرتے اور اعضا کو برق رفتاری سے ضعیف اور مفلوج بناتے ہیں تو موخرالذکر علم کے پاؤں پر کلہاڑا چلاتے اور اسے غریب افراد پر تنگ کرتے ہیں۔ انسان کے ہاتھوں انسان کا خون ہر جگہ ہو رہا ہے۔

صرف حقیقت شناس نگاہ کی ضرورت ہے، کارخانوں، فیکٹریوں، ملوں، چھاپہ خانوں اور زیر تعمیر عمارتوں پر آجر و مزدور کے مابین جو تعلقات ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ شدت کی گرمی ہو یا کڑاکے کی سردی مزدور ہی سرمایہ دار کا وفادار محافظ اور دولت میں اضافے کا موجب ہوتا ہے سارا دن ہتھوڑا چلاتا ہے۔ بھٹوں میں کوئلہ جھونکتا ہے، منوں بوجھ اٹھا کر ادھر سے ادھر کرتا ہے۔ زمین کا سینہ چیرتا اور عمارتوں کی بنیادیں استوار کرتا ہے اس قدر مشقت اٹھاتا اور تیزی سے سرگرم عمل رہتا ہے کہ سورج غروب ہونے پر جب چمنی سے دھواں نکلنا بند ہوتا ہے تو اس کی شکل و صورت بالکل تبدیل ہو چکی ہوتی ہے۔ اور وہ جوان سے بوڑھا اور صحت مند سے لاغر دکھائی دینے لگتا ہے لیکن بہت کم افراد ہوں گے جنہوں نے ان محنت کشوں کی آسودگی کی طرف اپنے طور پر دھیان دیا ہے حکومت نے مزدوروں کے حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے قوانین منظور کر رکھے ہیں اور یہ احساس بار بار دلایا جاتا ہے کہ وہ مزدوروں کو مطمئن اور خوش رکھیں کیونکہ انہی کی محنت سے پیداوار بڑھے گی اور قومی سرمائے میں اضافہ ہوگا۔ لیکن ان قوانین سے انحراف کی مثالیں عام ملتی ہیں

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اس میں دنیا کی ہر گتھی کو سلجھانے کی پوری صلاحیت موجود ہے۔ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ دوسرے انسانوں کی خدمت میں بڑی نیکی ہے اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ اپنے گرد و پیش میں رہائش پذیر کنبوں کا پورا لحاظ رکھ کر حق ہمسائیگی سے غفلت نہ برتی جائے۔ لیکن ہم میں کتنے لوگ ہیں جو اپنے ہی محلوں اور بستیوں کے مریضوں کی تیمارداری کرتے ہیں رات کو سوتے وقت اس امر کا اطمینان کر لیتے ہیں کہ اس کا کوئی ہمسایہ اپنے بھوکے اور نڈھال بچے کے پیٹ پر پتھر نہیں باندھ رہا۔ راقم السطور جس انسانی ہمدردی پر زور دے رہا ہے اس کا ماخذ انسانی برابری اور مساوات ہے نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ درس دینا پڑا کہ کسی انسان کو دوسرے انسان پر برتری حاصل نہیں ہے۔ عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر۔ کالے کو گورے پر اور نہ ہی گورے کو کسی کالے پر۔ اس پس منظر میں دیکھا جائے تو امارت کو غربت پر، خوشحال کو بدحالی پر اور جاہ جلال کو عجز و انکساری پر کوئی فوقیت نہیں ہو سکتی۔ اگر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ملحوظ رہے اور تمام مسلمان اپنے معاشرتی رتبوں سے قطع نظر باہمی محبت اور ہمدردی کا شعار اپنا لیں تو ہمارا معاشرہ فلاح و آسودگی کا مرقع بن سکتا ہے۔ اونچ نیچ کے تمام امتیازات اور تعصبات ختم ہو سکتی ہیں اس صورت میں کہ مزدور کے حقوق و مفادات کا پاس اور لحاظ رہے کوئی وجہ نہیں کہ مزدوروں کے شکایت کا کوئی موقعہ پیدا ہو۔ شرط صرف یہ ہے کہ سرمایہ دار غریبوں کا ہمدرد اور مونس ہو

ہمارا اولین ملی فریضہ یہ ہے کہ ہم فلاحی مملکت اور مثالی معاشرہ کی تشکیل کا راز انسانی ہمدردی اور بھلائی میں تلاش کریں۔ اور اپنے کردار کا محاسبہ اس طرح کریں کہ ہمارے کسی قول و فعل سے دوسرے انسان کو نقصان لاحق نہ ہو ظاہر ہے کہ ایسا کرتے ہوئے ہمیں ایک طرف اپنی فکر کو سنوارنا ہوگا اور اس احساس کو بیدار کرنا پڑے گا۔ کہ بنیادی طور پر سب انسان ایک جیسے ہیں۔ دنیاوی مراتب کی بلندی و پستی بعد کی بات ہے اور دوسری طرف قربانی اور ایثار کا جذبہ پیدا کرنا ہوگا۔ جس کے سبب ہم ایک دوسرے کے دکھ درد اور مصیبت میں کام آ سکیں۔ یقیناً انسانیت سے پیار ہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر ہم تمام معاشرتی برائیوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اور ایک ایسی منزل کے حصول کے متمنی قرار دیئے جا سکتے ہیں جہاں مسرت و خوشحالی ہو طبیعتوں کا بانکپن ہو اور احساس کی جوانی ہو۔ محبت کی رعنائیاں ہوں اور ہر انسان مطمئن اور ایک دوسرے کو گلے لگانے کا آرزومند ہو۔

معاشرہ افراد سے ترتیب پاتا ہے افراد کے باہمی تعلق کی خوشگواری معاشرتی زندگی کو خوشگوار اور خوش تر بناتی ہے۔ ایک دوسرے کی ہمدردی، غمگساری اور مدد و تعاون، باہمی تعلق کی اساس بنتے ہیں اس کے لئے شعوری کوشش کی ضرورت ہے یہ نہیں کہ ایک آدمی نیکی کی خواہش کو دل میں دبائے رکھے اور اسی کو کافی سمجھے اصل کام تو نیکی کے عمل کا اظہار ہے اگر یہ جذبہ اور ذوق عام ہو جائے تو کسی تاجر کے لئے گراں فروشی اور اشیائے میں ملاوٹ کرنا آسان نہ رہے اسی طرح آجر اور اجیر کے تعلقات بھی خوشگوار ہو سکتے ہیں

ضرورت ہے تو صرف ایک دوسرے کی زندگی میں ہمدردی سے دلچسپی لینے کی

(ماخوذ)

ماہنامہ "انصار اللہ" کی مالی اعانت گراں بہا دینی خدمت ہے سالانہ چندہ صرف چھ روپے (قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

یومِ آزادی پر قوم کے نام صدر ایوبؔ کا پیغام

بھارت کو کشمیر خالی کرنا پڑے گا

کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو کچلا نہیں جا سکتا

راولپنڈی ۱۴؍ اگست۔ صدر ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ بھارتی حکمرانوں کو کشمیر خالی کرنا پڑے گا۔ کیونکہ کشمیری عوام کے جذبہ حریت کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں کچل سکتی۔ یوم آزادی پر قوم کے نام ایک پیغام میں صدر نے بھارتی رہنماؤں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ کشمیریوں کے حق کو جتنی جلدی تسلیم کر لیں، بھارت کے حق میں اتنا ہی بہتر ہوگا۔

صدر نے اپنے پیغام میں اس بات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کیا ہے کہ بھارت کے جابر حکمران ہمارے کشمیری بھائیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلانے کا عزم کر چکا ہے اور وہ اپنا یہ عزم پورا کر کے رہے گا۔

فیلڈ مارشل ایوب خان نے بھارتی رہنماؤں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ کشمیری عوام کے جذبہ حریت کو کچل نہیں سکتے۔ اور نہ ہی ان پر فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ جتنی جلدی اس حقیقت کا اعتراف کر لیں بھارت کے حق میں اتنا ہی بہتر ہوگا۔

ملک کی خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا پاکستان دنیا کے تمام ملکوں بالخصوص اپنے ہمسایوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے کسی ایک ملک سے دوستی کا مقصد یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ دوسرے ممالک سے دوستی نہیں ہو سکتی ہمسایہ ممالک سے ہمارے تعلقات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ لیکن یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بھارت، ہنیا پاکستان کی مخلصانہ خواہشات کے باوجود ہمارے ساتھ دوستی پر آمادہ نہیں ہوئے۔

صدر نے پاک بھارت جنگ کا بھی ذکر کیا جو گزشتہ سال یوم آزادی کے ٹھیک ۲۲ دن بعد لڑی گئی تھی انہوں نے کہا کہ بھارت نے کسی اعلان کے بغیر پاکستان پر کئی گنا فوج اور اسلحہ سے حملہ کیا تھا اس نے ہماری مردانگی کو للکارا تھا لیکن ہماری افواج نے اللہ کے فضل و کرم اور عوام کے آہنی عزم کی بدولت دشمن کو ذلت آمیز شکست دی اور ثابت کر دیا کہ ہم کتنا زبردست اتحاد ہے۔ صدر نے اقتصادی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک ہر شعبہ زندگی میں ترقی کر رہا ہے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— ربوہ میں یوم آزادی —

بقیہ صفحہ اول

کھیلے گئے۔ چنانچہ کبڈی، والی بال اور باسکٹ بال کے دلچسپ مقابلے ہوئے جن میں نوجوان خدام اور اطفال نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جس کی وجہ سے کھیل کے میدانوں میں خاص گہما گہمی رہی۔ رات کو ٹاؤن کمیٹی، مسجد مبارک دفاتر صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، نصرت گرلز کالج اور دیگر اہم عمارتوں پر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔ بہت سے احباب نے بھی اپنے اپنے گھروں پر بجلی کے قمقموں، موم بتیوں اور تیل کے دیوں سے چراغاں کیا۔ چراغاں کا منظر بہت دلکش تھا۔ رات کو دیر تک لوگ سڑکوں پر گھوم گھوم کر چراغاں کا منظر دیکھتے رہے۔ چنانچہ سڑکوں اور بازاروں میں خوب رونق رہی۔

اعلان

مغربی افریقہ میں بی اے انگلش سیکنڈ کلاس جس نے بی اے میں پورے مضامین لئے ہوں اور ڈپلوما ان فزیکل ایجوکیشن رکھنے والے گریجوایٹس کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب فوراً درخواستیں ارسال کریں۔

(وکالت تبشیر۔ ربوہ)

ملک بھر میں یوم آزادی شایانِ شان طور پر منایا گیا

دن کا آغاز مساجد میں پاکستان کی ترقی و خوشحالی کی دعاؤں سے ہوا

راولپنڈی کا ———— مورخہ ۱۴؍ اگست بروز اتوار ملک بھر میں انیسواں یوم استقلال پورے جوش و خروش کے ساتھ شایان شان طریق پر منایا گیا۔ کراچی میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے مزار پر فاتحہ خوانی اور قرآن خوانی ہوئی۔ ملک بھر کی مسجدوں میں نماز فجر کے بعد پاکستان کی ترقی و خوشحالی اور مقبوضہ کشمیر و فلسطین کے محکوم مسلمانوں کی آزادی کے لئے خاص دعائیں مانگی گئیں۔ تمام سرکاری اور بہت سی غیر سرکاری عمارتوں کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا۔ اور رات کو رنگ برنگی روشنیوں کے خصوصی انتظامات کئے گئے ریڈیو پاکستان نے اپنے مختلف سٹیشنوں سے یوم آزادی اور تحریک پاکستان کے سلسلہ میں خاص پروگرام نشر کئے مختلف شہروں میں سیاسی، ثقافتی اور ادبی تنظیموں کے زیر اہتمام مختلف تقریبات منعقد ہوئیں جن میں قائداعظم کی قیادت میں تحریک پاکستان کے پس منظر اور پاکستان کے قیام اور پاکستان کی روز افزوں ترقی سے روشناس کرایا گیا۔ غریبوں محتاجوں اور مریضوں میں مٹھائی اور تحائف تقسیم کئے گئے۔

—————

۔ کنگسٹن۔ ۱۲؍ اگست پاکستان کے مایہ ناز پہلوانوں نے دولت مشترکہ کی کھیلوں میں مزید تین طلائی اور ایک نقرئی تمغہ حاصل کر لیا۔ پاکستان اب تک چار طلائی تمغے حاصل کر چکا ہے۔ پاکستانی پہلوانوں نے فلائی ویٹ، فیدر ویٹ، ویلٹر ویٹ اور مڈل ویٹ میں طلائی تمغے حاصل کئے ہیں۔

عمارت فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا سنگِ بنیاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فضل عمر فاؤنڈیشن کی عمارت کا سنگ بنیاد انشاء اللہ تعالیٰ ۱۶؍ اگست ۱۹۶۶ء بروز منگل بوقت ۶ بجے شام نصب فرمائیں گے۔ فاؤنڈیشن کی یہ عمارت صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے احاطہ میں شمالی مغربی کونہ میں تعمیر ہوگی۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس دن (۱۶؍ اگست کو) پونے ۶ بجے شام مقررہ جگہ پر تشریف لا کر ممنون فرمادیں اور عمارت کے بابرکت ہونے کے لئے دعا میں شمولیت فرمادیں۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارھویں کلاس (پری میڈیکل، پری انجینئرنگ، اور آرٹس) کا داخلہ ۲۳؍ اگست ۶۶ء بروز منگل سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا اور اس کے بعد دس دن تک لیٹ فیس کے ساتھ ہوگا۔ ۷۰ فیصد یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کی پوری فیس معاف ہوتی ہے

انٹرویو کے وقت والد یا سرپرست کا ہمراہ ہونا ضروری ہے۔ داخلہ کی درخواست کے ساتھ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ اور دو پاسپورٹ سائز فوٹو پیش کرنے ضروری ہیں۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ کالج سے طلب فرمائیں۔

قاضی محمد اسلم ایم۔ اے کینٹب

(پرنسپل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴